رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۵



جلد ۱۲ ۱۳

مضامین

مورخہ [illegible]

منطق کا راجہ گم نام کا سہرا

"الف لیلیٰ کے وردخان شاہ کی حکایت"

سلامت صاحب۔ آنکھوں کی دیکھی بات نہیں الف لیلیٰ میں ایک بڑی عجیب حکایت وردخان شاہ ابن جلیعاد شاہ کی لکھی ہوئی ہے وہ میں تفسیر بمع تفسیر حضور کو سناتا ہوں مجھے امید ہے کہ حضور اس واقعہ کو سن کر اور اس سے سبق لیں گے۔

کہتے ہیں کہ جلیعاد شاہ بہت بڑا سلطان تھا جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اپنے اکلوتے بیٹے وردخان شاہ کو تاج و تخت سپرد کر کے گوشہ نشین ہو گیا۔ شاہزادہ کی تعلیم وزیر ایک ہوشیار وزیر [illegible] کے سپرد تھی جس نے شاہزادہ کو علم [illegible] شاہزادہ کے دماغ میں منطق کی [illegible] تعلیم کی۔ جب تک جلیعاد شاہ زندہ رہا وردخان نے نہایت ہوشیاری اور بیدار مغزی کے ساتھ حکومت کی۔ ادھر جلیعاد کی آنکھ بند ہوئی ادھر وردخان عیش و عشرت میں پڑ گیا۔ [illegible] کے محل میں بھر دیں۔ [illegible] ہو گیا۔ اب یہ حالت ہوئی کہ حضور نے [illegible] دربار کا [illegible] جب دیکھئے [illegible] کے ساتھ [illegible] مصروف ہیں۔ [illegible] ہو گئی ہیں۔ رعیت سے [illegible] اور [illegible]۔ ارکان سلطنت کو اندیشہ ہوا کہ [illegible]۔ آخر ایک بڑے وزیر شماس کے [illegible] کلام کیا اور کہا کہ نواب صاحب رنگ اچھا نہیں ہے

[illegible] کے سامنے [illegible] امور سلطنت کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ [illegible] مجھے بھلائیے اور [illegible] آپ تو خدا کی عنایت [illegible] اور حضور کے استاد بھی۔ نواب صاحب نے ارکان سلطنت کے [illegible] دولت کی [illegible] سے بادشاہ سلامت کی زیارت نصیب ہوئی۔ بادشاہ سلامت نے صورت دیکھتے ہی فرمایا۔

"نواب صاحب آج کہاں آپ نے زحمت فرمائی۔ کہیے مزاج کیسا ہے؟" نواب صاحب نے تعظیم و ادب کے ساتھ عرض کیا کہ خداوند نعمت غلاموں کی آنکھیں دیدار [illegible] کو ترس گئیں۔ آج اشتیاق کی آگ اس قدر بھڑکی کہ بندہ سے صبر نہ ہو سکا۔ چلا آیا۔ [illegible] حضور کے گوش گزار کرتا ہے [illegible] دولت [illegible] عقل و فہم [illegible] نہایت [illegible] دیوار [illegible] حضور کے [illegible] کہنا خطائے [illegible] کی [illegible]۔ حضور [illegible] نہیں [illegible] طبیعت [illegible] ہر وقت [illegible] میں بیٹھا نہیں رہتا۔ [illegible] بیٹھنے کی حاجت ہی کیا ہے۔

[illegible]\
[illegible]\
[illegible] حکایت\
[illegible]

[illegible] طبیعت اس یکسانی سے [illegible] حضور کی [illegible] نہایت [illegible] خدا کے لیے [illegible] اپنا گھر دیکھیے بھالیے۔ [illegible] ہزاروں [illegible] ایسے [illegible] نہیں [illegible] حضور [illegible]

[illegible] غلام اور [illegible] کی گفتگو میں [illegible]۔ بادشاہ سلامت [illegible] اچھا نواب صاحب [illegible] اقبال [illegible] سلطنت [illegible] نواب صاحب [illegible] اہل دربار کو حکم شاہی سے اطلاع دی [illegible] بادشاہ سلامت [illegible] اہل دربار [illegible] کی سلطنت کی [illegible] کے جواب میں [illegible] سلطنت کی [illegible] قدرت کے [illegible] نفرت ہو جاتی ہے [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] حضور کا خیال [illegible] کی طرف پھر گیا [illegible] اس [illegible] کی تشبیہ [illegible] مشرق سے دیتے ہیں اس [illegible] اجازت [illegible] ملک کی [illegible] دوسری [illegible] دینار [illegible] منظور فرما لیا جائے۔ سرکار شاہی نے [illegible] کسی کے لب [illegible] خون دل کے [illegible] آنکھوں سے بہائے اور حکم [illegible] اگر عزیز [illegible] کی تو [illegible] واجب ہے [illegible] مشرق کی [illegible] حسن کے اعضا کی تشبیہ دی جاتی ہے۔ حاصل [illegible] سلطنت [illegible] ہو گیا۔ [illegible] لگانے بھی تھیں۔ [illegible] دیکھتے ہی [illegible] کسی نے [illegible] جائے۔ کوئی [illegible] کے [illegible] بیٹھا [illegible] شروع کیا۔

[illegible] کا چہرہ [illegible]

ہو جاتا ہے۔ حالانکہ مجھے ان تک رسائی [illegible]
ہوئے نہ کام ہو رہے ہیں۔ ملک سے کیا کہیں کہ [illegible]
کی طرح رات دن کام کاج میں لگا رہتا ہے۔ چار دن
کی زندگی گذر جاتی ہے کہ کام وزیر بھی نہیں
کرتا پھر جاتا ہے حضور والا شکوہ دنیا بھر کے ملک
[illegible] ہماری [illegible] ہوئے
وزیر [illegible] کو دی جاتی ہیں آپ کس [illegible] کی
دعا ہے۔ [illegible] کرے ایک [illegible] الامیر [illegible]
بادشاہ سلامت نے [illegible] کی عادت بگاڑ رکھی تھی
جانتی تھی [illegible] کان [illegible] کے دل میں [illegible] گئے
[illegible] ہیں [illegible] اور شاہ [illegible] رعیت [illegible]
چل نہیں [illegible] مجھے عیش [illegible] سے [illegible] کمال
کے تحت ہیں۔

چنانچہ [illegible] بھی عیش [illegible] کھیل کود۔
صبح شاہ [illegible] وزیر امیر [illegible] دولت کی [illegible]
شاہی [illegible] آگر [illegible] انہوں نے حکم سنایا۔
قلعہ [illegible] آج [illegible] معاف [illegible] لوگ
اپنے اپنے گھر تشریف لیجائیں۔ سب اسیری کا رونا
روتے اپنے اپنے گھر چل دیے۔ جب [illegible] گئے
گئے تو پھر لوگوں نے شاہ [illegible] کو گھیرا۔ شاہ [illegible] نے
حیلہ وتدبیر سے ملاقات کی۔ [illegible] تھا وزیر نے
دست بستہ عرض کی کہ [illegible] یعنی
عورتوں کے مشورے پر عمل نہ کیجیے ورنہ پچھتائیے گا
دیکھیے ابھی دو دن کا ذکر ہے کہ ایک شخص نے اپنے
[illegible] کا ذکر اپنی بی بی سے کیا۔ بی بی [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] تھی سوال [illegible]
[illegible] کھایا [illegible]
بی صاحبہ کو [illegible] سوجھی [illegible] ایک ہی بات یاد آئی۔
میاں نے عذر کیا کہ [illegible] ہے۔ ایسی
باتوں کے لیے گھر ہی بہتر مقام ہے۔ بی بی پر [illegible] سوار
تھا کہنے لگیں [illegible] گھر [illegible] کہاں [illegible]
کہاں یہ [illegible] کہاں [illegible] کہاں۔ [illegible] میاں
[illegible] نہیں [illegible] میاں
[illegible] کوئی [illegible] مقام نہیں [illegible]
[illegible] ہیں

وہ [illegible] گذر جاتا ہے کہ [illegible] بی بی کو
نہیں [illegible] ہو [illegible] کہ پہلے
[illegible] ایک [illegible] معاش
[illegible] جنگل [illegible] بھی [illegible]
کی [illegible] دوسرے نے [illegible] بی بی
جائیں کہ میاں ان [illegible] سے کہو بچاؤ۔ میاں نے
[illegible] سمجھایا کہ [illegible] اور یہ عورت میری
[illegible] بی بی ہو [illegible] آخر بات [illegible]
بدمعاشوں نے میاں کے پیٹ میں خنجر گھونپ دیا۔
بی بی کی جو گت بنی وہ خدا کو معلوم ہے۔ خدا [illegible]
[illegible] حضور کی [illegible] کے پھیر میں پھنسے
[illegible] عیش [illegible] بدمعاش
[illegible] پھر [illegible]
[illegible] خدا [illegible] میرا
کی [illegible] ہو [illegible] کہ [illegible] کا
حکم [illegible] وزیر نے [illegible] کھائی [illegible]
[illegible] کر [illegible] وزیر [illegible]
[illegible] جان [illegible]
[illegible] پریشانی [illegible] کی [illegible]
[illegible] مبارک [illegible] ہو گئی تھی: [illegible]
آپ کے [illegible] کیا [illegible]
جب یہ وزیر [illegible] ایک نیا [illegible] کے
[illegible] اپنے بادشاہ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
اپنا سلطنت [illegible] رعیت [illegible] ایک ہی [illegible]
بادشاہ [illegible] کی [illegible] ہو گیا [illegible]
[illegible] میں [illegible] حضور بھی [illegible] دل
[illegible] کام [illegible] حضور [illegible]
میں [illegible] ایک سوداگر [illegible] دیا
تھا۔ [illegible] ایک [illegible] میں
حکیم کا بھیس بدل کے آیا۔ سوداگر صاحب دسترخوان پر
بیٹھے تھے حکیم صاحب نے صدا لگائی: [illegible]
علاج کریں [illegible] بیماری [illegible] سوداگر نے [illegible]
[illegible] حکیم صاحب [illegible]
بیٹھے [illegible] تھا [illegible]

بعد [illegible] کی [illegible]
[illegible] میں [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
خدا کے فضل سے [illegible]
[illegible] طبیب نے [illegible]
[illegible] اچھا ایک کام کیجیے
[illegible] اگر
طبیعت [illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کہ آج
[illegible] میری طبیعت [illegible] حکیم صاحب [illegible]
[illegible] اب تو
[illegible] جناب [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کیا [illegible]
[illegible] پریشان ہوئے
[illegible] بادشاہ سلامت نے فرمایا۔ [illegible] سچ کہتی ہو
[illegible] سلطنت نے عیش [illegible]
[illegible] اچھا [illegible]
[illegible] جب [illegible]
[illegible] حضور [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] حضور کے خلاف
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] جب
[illegible] دے گا۔ رعیت کا قاعدہ ہے
کہ [illegible] لیتی ہے: [illegible]

تھوڑی سی ہوا لی ہو۔ چند وزیروں نے جنگل میں ایک درخت کی لاش پائی۔ لاش کی کھات پر شیر ہو پائی گئی۔ انھوں نے سرجھکا کر سیدھی راہ لی اور بستر پر۔ راہ میں ایک بھیڑیا جا رہا تھا اور سر پیچ جھکا کے دوست کی کہ آپ سا خرم سے آپ تقسیم کر دیجئے میاں بھیڑیئے لاش دیکھی ادھر منہ میں پانی بھر آیا کہنے لگے یہی آگ اسے میری جولی میں دیجئے کل سب ایک آکاہ ہونے کی عادت کا تماشا دکھا دیں۔

دوسرے روز میاں بھیڑیئے خان جا رہے تھے فرمایا جو ہوا کھائے کیا ادرخت اور کہاں کا حصہ ہوا تو میں لے لوں کہ آپ سب منظور کر دیں پسند نہیں کرتا دیکھو جو زیادہ دیتے تو میں بھائی بھیڑوں اور داستوں کا کھیل دکھا اور شروع کر دوں گا۔ بھیڑیئے نے جو کہا وہ اور داں بیٹھا تھیں آخر کے خیر سے اطلاع کی کہ خدا نہ خواستہ دیکھئے آپ کی سلطنت میں اندھیر ہے۔ شیر صاحب بھڑک اٹھے۔ بھیڑیئے کو بھی وقت ایک لقمہ جو ہو جگر چاک تھا بیک۔

وزیروں سے ادنیٰ سی لاش جو بھی تحفہ بنا کر دینے کی گردن میں سے ایک تقسیم کرنے والا مقصود کے اپنا بنا لیا ہے لیا بھیڑیئے صاحب لگ کر تنا خود کی آن پوری اور خود سے کام نہ لیتے تو حکومت کی خاطر بنتی جنگل ملا اور ایک مثل دو عدل میں اپنے منصب اور اس کی دیدہ دلیری کا نہ وزیر تھا اس ہیجے ظلم کا پیا آخری التجا کر۔

ظل اللہ نے وزیر کی یہ ستر تقریر سنی اور وعدہ کیا کہ اچھا آج نہیں کل ضرور دربار کروں گا۔ تو اب تو دو روز کے اندر چاہتی بیگم غصہ میں بھری چہرہ تمتما اٹھا پروسے اُبھر آئیں کہنے لگیں حضور کے قتیل ہیں وہ تو آج سمجھ گئی اب آپ ان کے غلام ہو جیسے بخشو جی غلطیں اور شاہ بنا لیا ہو تاج و تخت انھیں کے تصدق میں نصیب ہوا آخر وہ کس کی کتنا ہو گا درا ضرور کر۔ کچھ نہیں یہ تمھاری بجا مروت کا نتیجہ ہے دیکھیے مروت کس کس کی ہو جائے اتھرا ہو۔ تو آج کے ہو گیا ہے گوشت اچھا پوشاک دن بھول گیا۔

ہاں گھڑی پھر بیسہ اس بیٹھے ہوئے خدا معلوم جو کہاں کا بہر ہو رہا تھا کہ حضور اپنی بیگم کے اس دو بجلیں۔ اس عرصہ میں غضیم اور شرکی

دو شاہانہ کے نسیم ہوا ہو گی۔ ایک ہو اچھا کو پوری بیٹھ کے دھکا دیا جو ادا قریب ہو کسی سے چھڑا دیا تھا جن کی گھات ڈالی اور دست شیر کی کھال میں ہو سا ہرنے نیچے ہو کر گرا دیا اسی کر رہا ہے کہا بھائی میں اس شیر کا آگر یوں بڑی شکل سے آئی سمجھا بھائی کے دست یا ہوں دوسرا وہ کہتا تھا کہ میں لگتی ہیں گھس کر تمام گری وان انڈ سے لڑوں گا۔ میں نے غصہ دیا آیا اب فیصلہ اس پر شیر لیا کہ روز آ ایک بکری تا لگتے کیلئے دیا کرو۔ دیکھو بڑی یہ بچہ کا صدقہ دیا جو بیٹھے بیٹھے کی طرف ادھر سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ شیر لگے دو پا پنچے پیچے سے کھسکے کی طرف گھر رہا ہو۔ بیچارہ زندہ بکری ہو نے لگی۔

بولا بیٹے کے دن میں اور لگا کے کستا علی کی بکری لے گئے وہ بھی گرا سے اور پیام سنا کہ شیر کہتا ہے ایک ہیٹ نہیں بیرا دیکھو میں تمھارے سامنے جا کے ہو ہیا ہو۔ بیزار نکاری گردن جائے ہو جا کر میری سنا قسمیں قبول کر تا آخر ساری بریز ہو کے گئی۔ تمھارے وزیر بھی شیر کی کھال میں بھس بھر کے زیب کا تم کھڑا کیا ہے۔

بادشاہ سلامت بیجار ہو گئے۔ جب محل میں نکر کو کھڑکی آ کر گڑ جب دیکھا کہ ظل اللہ بیزاری کے سایہ سے جدا نہیں ہوتے تو ان کی نہیں غصہ آیا اور یہ زمانے میں ہوگا آنے ترقے نہیں یہ تم سے پہلے ہی آگ لگے کہ دولت کے چوکٹ الزد کا ہوا بجھنے لگا اور ہو گئے خبر دار حل نے حضور کی صاحب کی خبر دی اب حضور کے حاجب بیجارے ہوئے وزیر شاہ کو سامنے طلب کیا اور فرمایا۔ تم اور ساتھ ہی جو وزیر اعظم کی جو بات سب بہتی ہو یہ کہ کل ہم ان معاملوں کو اور شرارہ کل میں ہر ایک شخص کو سامنے بلاؤں گا۔ میری طبیعت ناساز ہو نواب صاحب شاہی پیام سنایا۔ تم کام کے چھینٹے دے کے آگ بجھائی۔ اسوقت تو ٹھیک ہو گئی مگر بادشاہ سلامت کا انتقام کی سوجھی۔ انھیں یہ ساری لی اور جیب سے سوالی دیا وہ تو اسی کا جہاد کا۔ بیگم کچھ کسی تھیں کہ سارا افسانہ دو روز تا جو ایک کو پیو کہ خود ہی آگ لگا کر چپ ہو گئی کہ دو دن تک پھر دوہاری

سب اس کے قبضے میں بھی بیگم کا خیال بالکل صحیح ہے۔ اچھا اب تو میں نے تو بیگم نے کہا اس خاص کر کے جاؤ جہاں وزیر کے اثر سے اب یہ زمانہ غلط تھا ہے۔ ہو کیا گا کبھی کے ستے ہیں کہ کم ہوگا یک کبھی گو تھیں جب تیز تر اور اتمام دیا جائیگا۔ بات یہ ہے کہ ان کمینوں نے والد مرحوم کے وقت میں میری خلافت کا حلف دیا تھا اسے بلا وجہ میرے سب ہٹا نا چاہتے ہیں اب میں انتقام لینا چاہتا ہوں تو رنگ ڈھنگ تو ہے نہیں حاضر رہتا ہیں اس کمرہ میں تنہا بیٹھوں گا اور حکم دوں گا کہ اہل دربار اعیان دولت ایک ایک کر کے مجھ سے نہیں ادا اپنی شکایتیں بیان کریں۔ وہ لگے وہ دیکھیں تیرے سے اشتیاق کے منتظر رہنا جب اشارہ کروں فورا اس شخص کی گردن قلم کر دینا جو مجھ سے باتیں کر رہا ہو اور اس منظر میں لاش ڈال دینا۔ غلام اپنی برتری سے ایک قیمتی یہ تحفہ لکر چلا کی تو تمام جلاد کا حلق گردن میں تھا اور حیرت و عجیب نے اس کا ساتھ چھوڑا۔ دوسری طرف تعمیل فرمان شاہی پر آمادہ ہو گئے۔ دن گزرا رات آئی اور بھیڑ پو پھٹی ہو ظل اللہ جب وہ محل حکومت میں تشریف لائے گر نشست گاہ میں دربار کی بادی فرما رہے ہیں حاضر ہوئے اور ہر ایک کے گھات اور تے رہے سب سے پہلے شناس ہی کی باری آئی تھی ایسے وزیر اعظم تھے اور اس کے بعد افرا ارکان دولت نے عدم کی راہ لی۔ دو شخص باقی آدمی رہ گئے۔ جب میاں صاحب جو اوضع سے بیٹھے تھے وہ عیش و نشاط دینے لگے۔

کہانی لمبی چوڑی ہو اس بیاضی کا جو نتیجہ ہوا وہ عام تباہی کی صورت میں رونما ہوا اگر ظل اللہ ہے کے کہے شناس کے زنجیر بچے کو دلا دینا بنا تے۔

اللہ صاحب۔ کچھ دنوں سے ہندوستانی قلمرو میں بھی ہندوستان شاہی کے کرشمے بند ہیں دیکھ رہی ہو جب سے میں نے مولانا اودھ پنچ کی خدمت گزاری اختیار کی ہو بار بار ہندوستان شاہی کے ادوار میں حکومت وقت کو ٹوکتی رہی۔ افسوس ہو کہ تمھاری کونسلوں میں زنانی سرکاری بیجر خواہی جتانے والوں کی قلت نہیں لیکن سچی خیر خواہ ایک بھی نظر نہیں آیا۔

مسلمان اور خان شاہ کا گل بہر آزاد عورت کو سکرانے والی پسینے پر خون گرانے والیاں پیدا ہو گئی تھیں انکا علاج انگریزی حکومت نے کر دیا۔ ایسے ہی غرض کے ہندوؤں اور مسلمانوں نے خواہ دوسرے کرنے والوں کا ہجوم ہو۔ غرض وہ ڑکے سے بہر فتا تیل کا حکم خلاف ہو، پھر تو آخر میری مراد ان ہم لوگوں اور عورتوں سے ہے جو ہم ہندوستانی ہونے کے باوجود ہندوستان کی خیر خواہی کا حق ادا کرتے ہیں نہ حکومت کو بدلنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

خدا کے بے تعلق ان افسروں اور ساتھیوں کا نام لو جنھوں نے سائمن صاحب کا بائیکاٹ کر کے مخالفت میں ان کا نہوں پر لاٹھیاں برسانے کا شوق حکومت کو دیا جو لوگ کہ پٹنے کا حق رکھ کر اور اجیت رائے انھیں لاٹھیوں کی ضرب سے آنجہانی ہو گئے۔

سنو لاٹ صاحب۔ وہ خان شاہ نوجوان تھا۔ عورت ہوتی کو مر گئی۔ جوانی ہو تو بڑ دیوانی وہ عشق تخم ہوتے کی اصل میں ہوا جیسا بیگم کی راستے چلا تو خیر۔ دوسرے وہ زمانہ اور تھا، وہ وقت عورتوں کے برخلاف ایسے ہندوستان پر اگر نہوں کی ساری نہ حکومت کرتی ہو تو ہم ہرگز نہیں رد کیا ہو جو لیکن ہم ان نہیں چاہیے خوشامدی جو خون لینے کو چاہیں تم بیگم کو بہر تبہ عنایت کرنا ہرگز مناسب نہیں تم یہ صحیح نہیں بلکہ اس قسم کے ہر کس سے حکومت کی وحشی ہوں جو جسم کی جنھوں نے ان کی آنکھوں پر دھوپ کی زد ڈال دی ہے ایسی حالت کا نتیجہ بازار نہیں ہوتا۔ ان معاملات کا سرد گلہری کے واسطے درکار ہو جائے تو ہو جائے لیکن ایک نہ ایک دن منہ کی کھائیگا۔ پھر وہ بات کہاں جو سر پکڑ کر لائے اور وہ انگریز کے بعد یہاں پہنچے والیاں کا ئے سب کو ان غرضمندوں نے ان تحقیق پر ہی کھا کے دکھایا۔ آج کوئی زبان جیسے فوج کی تعریف کرتی ہے شریف لوگ کی ہر معاملات کہتی ہوں کہ میں نے تمہاری تردید بھی کسی سے نہیں سنی۔ تمہارا احمد

کسی قدر گرم ہنر تھا کر جیسے پہ مجھ سا پیدا کیجئے گا وہ وقت سے مہر جینے کیلئے ذکر کو کوئی ناگوار ضرور ہوا۔ تم لوگ کیا یہ کہ ایک ایسی کمیٹی منتخب مقرر ایک بات کی بڑا ذاتی دلت علانیہ اور وہ دیا ہو دیکھتی نہیں کیا منتخب ہیں۔ ان کا نام ہوگا اور کی کوشش ہو جتنی کسی شخص منتخب ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے یعنی بلاؤں کے نزول کا اصل سبب سائمن کمیشن کے جہاں کے کوئی زادی ہے مقامی سلطنت اور حکومت اعتبار سے نظیر ہے جو کا حیثیت انسان سے تعلق نہیں رکھتا۔ میں اب دیکھتی ہوں کہ اس کی یہ پھر کیا کروں، عورت ہوں۔ وہ عورت ہی نہیں جس کا دل ان دیکھی آنکھ سے خالی ہو۔ میں نے دیکھا۔ تماشا والی اپنے کمیشن کو بھی بڑا کہا۔ کیا ہو گیا۔ اے حضور کمیشن نے تیغ کیا اور ہری لاٹھیاں برسیں اور عورت نے اپنا کالا منہ دکھایا۔ اسکے علاوہ عورت بھی کیا کرے! ہندوستانی عورت ضعیف الاعتقادی جس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ تم ہر کہ ایک جاہل عورتوں کی صحبت کا اثر بھی کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے۔ گر ذرا بھی انکو راستے اور مردوں کی صورت ہو ایک آزاد خیال ملک کے رہنے والے ہو جہاں کی عورتیں مردوں کے کان کاٹتی ہیں۔ اتنے بڑے ملک کے حاکم اعلیٰ ہو۔ لاٹ ہو صاحب اختیار ہو بڑے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے ہو۔ زمانے بھر کے عقلمند تمہیں گھیرے رہتے ہیں ان سب باتوں کے باوجود " ان کا نام ہوگا " کی مصیبت تمہارے خیال میں بھی گھسی ہوئی ہے۔ بھلا اور تو کیا جس قسم کی تحقیقات عام طور پر کی جاتی ہیں اس کی جانب سے آنکھیں بند کر لینا اور یہ کہنا کہ ہندوستان بھر میں انارکسٹ پھیلے ہوئے ہیں اور تمہیں سکھانے پڑتے ہیں بم پھینکنے اور قتل کرنے کی خاص طاقت یہی ہو کہ ایک منتخب کی مدد سے درست کیا حکومت کی طرف سے اس شخص کی دل آزادی کا ارادہ کیا پھر تم اس انارکسٹ سے غرض والوں کو یہاں آنے کی ضرورت ہی ہوگی تمھیں اچھے دل ہے پہنچتے بیچے

وہ تو بہی انارکسٹ پیدا کرینگے جو سائمن کی طرف ہو اور میری طرف سے عام لوگوں پیا اور بھی بغاوت کے نئے قانون بنا کر " ان کا نام ہوگا " نہیں تو اور کیا ہے!

گر ہندوستانیوں کے دل میں یہی سائمن سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کر کے ہر لاٹ صاحب کی پرواہ بھی کرتی ہی۔ انگلستانی حکومت کا بال بیکا نہیں کر سکتے۔ وہ بائیکاٹ کرتی تھا جو کاٹ کر کے ایسے انکے انگلستانی لینڈ منگ میں ہیں اور اس سے بہت زیادہ انکی ایسے ہندوستانی انکی حکومت کے قبضہ میں ہیں۔ ہندوستان کا بھی انکا کوئی بنا نہیں۔ اس اختلافات کے دیکھ سے کمیشن اکیلا نکالا گیا۔ ایک گروہ بائیکاٹ کر کے وہ سیاسی غرض کو سر پر ٹیک کر آیا اور رپورٹ ہوا تا سائمن صاحب کی رپورٹ بیا سی تو رہی۔ دیکھو اب بھی مطلب حل ہو گیا رپورٹ تیار ہو گئی لیکن اس رپورٹ کا دیکھی ہوگا جو تم چاہتے ہو۔ سے میں فرقت (اشتعال) بھی ہوں جو کچھ تحفے قانون کے خلاف ایک سفارش بھی کمیشن کرے تو کہو وہ داری ہوں۔

یہ واقعات آجکل ہو رہے ہیں ان کا ذکر بے فائدہ ہو اخباری کا ہم نے شائع کر چکے ان واقعات پر غور کرنے کے بعد میں نے وردخان شاہی کا اثر ذاتی طرف محسوس کیا یعنی سرکاری گروہ جو حقیقت پر تلا ہوا ہے اپنے لیڈر اپنے کو دوسروں کے فرائض سمجھتا اور ایسے قانون بنانا چاہتا ہے جن کے لفظ سے اصلی گناہ گاروں کے عوض وہی اور نسل کا ہوگا بلکہ خیر خواہوں کے بچنے کا بھی احتمال ہو اپنے وقت تمہاری خان شاہی اور وہ عقل باختہ صبحت علاج گروہ بھی سرکاری حلقوں کی بے تمیزی جو سے زیادہ جلد ہی کے ہر بازی اور خونریزی بڑی ہر بستہ ہو گیا اپنے وقت کا درد خان شاہی۔ ملک اور حکومت کا فائدہ ہوئے ایسے قوانین کے لفظ میں بھی بڑا زبردستی اور پس پشت سے حل کرلیے ہیں۔

قانون کی گود میں مرو گئے ان کی اپنی قسمت کے جو ملازمت خدمت کا کرنے کو ٹھیک ہوگی اور اپنے فرائض کی ہدایت



جان جی اور لاکھوں پائے

(یاد کرو الف لیلیٰ کا وہ مشہور قصہ جس میں تین شاہزادے ایک شہزادی پر عاشق ہو کے تین تحفے لائے تھے اس ساحر کے پاس بھی تین تحفے ہیں
بلند پروازی تخیل۔ سیب کہ بیمار کو بھی اٹھا دے بستر مرض سے۔ دوربین یا ناظر [illegible])

سرکاری تماشائی۔ (۱) دلی دور دست صاحب الفجا (۲) [illegible]



حکومت سے خیر ہی گئے۔ ہم ان اشخاص جوان
ہیں گے جنھیں اپنے اغراض کی راہ میں حائل
سمجھیں گے۔ ان میں زیادہ تعداد ہندوستانیوں
کی ہو گی یہاں ہندوستان کی چند بار اسی طرح کئی
ہو جائیگی جس طرح ایک ادھیڑ شوہر کی چندیا دو
بیبیوں نے صاف کر دی تھی۔ ایک بی بی بڑھیا
تھیں وہ سیاہ بال … تھیں دوسری
جوان تھیں وہ سفید بال چنتے … تھی
تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے نہ سیاہی رہی نہ سفیدی
چندیا بالکل صاف نکل آئی۔ جھلملاتی
کھوپڑی دیکھ کے … کے
منہ میں پانی بھر آیا … لگے
ہاتھ بھی گئے۔

حاصل یہ کہ انگریزی حکومت بھی …
محبوب ہے اور محبوب رہ سکتی ہے بشرطیکہ
جن حکام کے ہاتھ میں قانون کا نفاذ ہو
ان کی … ذرا سخت کر دی جائے
بالفعل قانون کا بے محل استعمال …
عام کو خطرہ بنا دیا ہو۔ انصاف کی
نسبت جانب داری زیادہ … رہتی ہے
… حکام یہ چاہتے ہیں کہ حاکم
کے سامنے … جائیں
اپنا … حکومت …
… ثابت …
… نہیں رہتی۔ دوسری جانب …
… سے باہر ہو گئے ہیں اور دونوں
… کر رہے ہیں اور حماقت میں
مبتلا ہیں۔ اور ان کا عہد دولت و حکومت …
ختم ہو جا رہا ہے۔ بندی انگریزی حکومت کی
خیر خواہ ہو اور ہندوستان … چند کلمے
کسی بری نیت سے نہیں لکھے ہیں …
قانون جانے کیسے … جائیں …
قانون ساز … ہو جائیں۔

راست

دنیا بھر کی خیر …

بندر جھینگے باندروں میں لٹھی تار پر کیا

ایک مولوی۔ بہر استقلال ہونے کی بھی کیا بات ہے
ادھر … کسی گھر میں …
ادھر … سیاں … سجائی …
… خدا کی۔ غیر عوام تو …
… احسان … حال ان کا ذکر ہی کیا۔
بڑے بڑے مقدس جامہ و ریش والے بھی وہی
شیطانی کرتب لیکے ہوتے ہیں۔ دیکھئے نا!



دوست! انگریز کی ضرورت نہیں، بندوق نہیں چلا سکتا؟

جلیانوالہ صاحب تو ہندوستانیوں کے دل
سے اتر گئے کیوں اسلئے کہ انھوں نے شہریار
غازی کا کہا نہیں پڑھا۔ …
تو وہ سات کی کی گھوڑوں میں آج تھے اور
… دکھائی دیتے تھے کل غائب۔ ان …
… ہندوستان میں … شہرت سے
فائدہ اٹھانے کی چالیں بھی انھیں معلوم نہیں۔
… کیوں لے۔ اب

کالی سیاہی میں شہریار غازی اور …
رہ گئے۔

حضرت … بیان …
آگئے … ایسا …
کر … اور قوت …
میں اپنا سردار … ان کے …
… شہریار …
… حضرت …
… لیکن …
حضرت شہریار غازی …
بزرگ … ہیں کہ …
آراستہ … اور …
پیشانی حضرت شہریار غازی …
… اسی طرح …
مقدس … حضرت …
… روحانی …
… کتاب …
… ایک خواب … شب …
مقدس … اور …
چلیں حضرت … کی طرف …
ایک … کی …
… ہی …
… ان …
… اور …
اپنی … سے …
… حضرت …
غازی کو … دیئے گئے …
کے … اور …
ہو گئیں … سردار … کے …
مقرر کر دیا اور … کے مقابلے میں
شہریار غازی کے۔

… دیکھئے … رہا
… سے …
… فقط …

…

"خضر راہ"

ایک بیاسا رسالہ کتابچہ بنام "خضر راہ" دہلی کے
... [illegible] ... نسیم
... [illegible] ... روایات ...
کے متعلق ... [illegible] ...
... [illegible] ... گاؤں
سے ... نظم ... مضمون ہوتے ہیں۔ ...
جدید "شذرات" بھی ہوتے ہیں ... [illegible]
... [illegible] ...

[illegible]

اسی گل و بلبل کے افسانے ہوتے ہیں عشق اس کا
انسانیت سے دور ... [illegible] ...
سے متعلق ہوتا ہے۔ اچھا جناب آپ سے بہت بڑا
... مگر موجودہ شاعری کو جناب اقبال ... [illegible]
... حقیقت کے مطابق ہے۔ ہم سے
پوچھیے تو شاعری کا ... [illegible] ...
... نظریہ ہوا اختیار
کر لیں ... خیالی معشوق کا سرو قد لب لعلیں
... [illegible] ... استعارہ تشبیہ
... [illegible] ... حقیقت
خالص رہ سکتی ہے۔

آپ انگریزی شاعروں کے دیوان اٹھا کے دیکھیے
... خیالی ... عشق ... گل و بلبل
... اختیار کیا ہے ...
قدرتی مناظر کے ادب میں کیا ہے۔

اس نظم کے بعد "مشرق کی ایک گمنام قوم" کا حال کا
مضمون اچھا ہے۔ پھر سید ... رضا صاحب کی غزل
کا مطلع خوب ہے

وفا عاشق خطا میں نے زندگی بھر کی
... [illegible] ...

... ایک مضمون "سلاطین اسلام"
... [illegible] ...

بہر حال رسالہ ... [illegible] ...
خضر راہ ... گاؤں ... طلب کیجیے۔
... "خضر راہ" کی ضرورت بھی تھی۔

مولانا ... کی نوٹ بک

"واقعات"

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگا دی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے نمونے رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لیکے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی یادگار گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ آپ پر کھینچا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے جوڑ سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اس طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقة مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ
محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔